بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خلاصہ تفسیر قرآن (پارہ نمبر:14)

اس پارے میں دو سورتیں ہیں: سورۃ الحجر اور سورۃ النحل۔

سورۃ الحجر

سورۃ الحجر مکی ہے۔اس کا نام قوم ثمود کے علاقے الحجر کے نام پر رکھا گیا ہے۔ یہ سورۃ ابراہیم کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی کے آخری دور میں نازل ہوئی۔ جب رسول اللہ ﷺ کو دعوت دیتے دیتے ایک مدت گزر چکی تھی۔مخاطبین کی مسلسل ہٹ دھرمی، استہزا، مزاحمت اور ظلم وستم کی حد ہو گئی تھی، دوسری طرف نبی ﷺ کی حالت یہ تھی کہ دعوت دے دے کر اور مخالفین کی مزاحمت کے پہاڑ توڑ توڑ کر تھک چکے تھے،تو اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے مختلف واقعات کے ذریعے ایک طرف دعوت کا انکار کرنے والوں کو سخت تنبیہ کی، دوسری طرف نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب یہ اپنی حرکتوں پر کف افسوس ملیں گے،اور کہیں گے کاش ہم مسلمان ہو چکے ہوتے۔

الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ (سورة الحجر: 1۔2)

الرٰ ۔ یہ کامل کتاب اور واضح قرآن کی آیات ہیں۔کسی وقت چاہیں گے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، کاش! وہ مسلم ہوتے۔

منکرین کی ہلاکت کا وقت مقرر ہے:

یہ لوگ اللہ کو عذاب کا چیلنج کر رہے ہیں، دراصل بات یہ ہے کہ اللہ کے ہاں ہر کام ایک نظام اور سسٹم سے ہوتا ہے، کسی کے کہنے پر اس میں تبدیلی نہیں ہوتی۔پہلی اقوام نے بھی اپنے رسولوں کا مذاق اڑایا، جب ان کا مقررہ وقت آ گیا،تو اس میں ذرا بھی ڈھیل نہیں ہوئی۔

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ (سورة الحجر: 4۔5)

اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اس حال میں کہ اس کے لیے ایک مقرر لکھا ہوا وقت تھا۔کوئی امت

اپنے مقرر وقت سے نہ آگے بڑھتی ہے اور نہ وہ پیچھے رہتے ہیں۔

نبی ﷺ کو تسلی:

اہل مکہ رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے آپ کو مجنوں کہتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ آپ سچے ہیں تو فرشتوں کو ہمارے پاس لے کر آ ؤ۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ كَذَلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ (سورة الحجر:6-13)

اور انھوں نے کہا اے وہ شخص جس پر یہ نصیحت نازل کی گئی ہے! بے شک تو تو دیوانہ ہے۔ تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا، اگر تو سچوں میں سے ہے۔ ہم فرشتوں کو نہیں اتارتے مگر حق کے ساتھ اور اس وقت وہ مہلت دیے گئے نہیں ہوتے۔ بے شک ہم نے ہی یہ نصیحت نازل کی ہے اور بے شک ہم اس کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور بلاشبہ یقینا ہم نے تجھ سے پہلے اگلے لوگوں کے گروہوں میں رسول بھیجے۔ اور ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا تھا مگر وہ اس کے ساتھ مذاق کیا کرتے تھے۔ اسی طرح ہم یہ بات مجرموں کے دلوں میں داخل کر دیتے ہیں۔ وہ اس پر ایمان نہیں لاتے اور یقینا (یہی) پہلے لوگوں کا طریقہ گزرا ہے۔

یعنی فرشتے محض تماشا دیکھانے کے لیے نہیں اتارے جاتے کہ جب کوئی قوم مطالبہ کرے تو فوراً فرشتے اتار دیئے جائیں۔ فرشتے تو اس وقت بھیجے جاتے ہیں جب کسی قوم کا فیصلہ چکانے کا ارادہ کر لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد انھیں کسی قسم کی مہلت نہیں دی جاتی۔ بلکہ عذاب نازل کر دیا جاتا ہے۔

جن اور انسان کی تخلیق:

اللہ تعالیٰ نے جن اور انسان کی تخلیق کے متعلق فرمایا:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ(سورة الحجر: 26-27)

اور بلاشبہ یقینا ہم نے انسان کو ایک بجنے والی مٹی سے پیدا کیا، جو بدبودار، سیاہ کیچڑ سے تھی۔ اور جانّ

(یعنی جنوں) کو اس سے پہلے لو کی آگ سے پیدا کیا۔

شیطان کے پیروکاروں اور اللہ کے مخلص بندوں کا مختلف انجام:

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں، سب نے سجدہ کیا، مگر ابلیس نے انکار کر دیا، اس جرم کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے دربار سے نکال باہر کیا، تو ابلیس نے کہا: اے اللہ! جس انسان کی وجہ سے تو نے مجھے اپنے دربار سے نکالا ہے، میں اسے تیرے دربار سے نکالوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ (سورة الحجر: 42-50)

بے شک میرے بندے، تیرا ان پر کوئی غلبہ نہیں، مگر جو گمراہوں میں سے تیرے پیچھے چلے۔ اور بلاشبہ جہنم ضرور ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔ اس کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک تقسیم کیا ہوا حصہ ہے۔ بے شک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اس میں سلامتی کے ساتھ بے خوف ہو کر داخل ہو جاؤ۔ اور ہم ان کے سینوں میں جو بھی کینہ ہے نکال دیں گے، بھائی بھائی بن کر تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ اس میں انھیں نہ کوئی تھکاوٹ چھوئے گی اور نہ وہ اس سے کبھی نکالے جانے والے ہیں۔ میرے بندوں کو خبر دے دے کہ بے شک میں ہی بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہوں ۔ اور یہ بھی کہ بے شک میرا عذاب ہی دردناک عذاب ہے۔

قرآن دنیا کی سب سے بڑی دولت:

قرآن مجید اتنی بڑی دولت ہے کہ ساری دنیا کی دولتیں اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ جنھیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت عطا فرمائی ہے، انھیں دنیا کی ہلکی آسائشوں کی طرف نگاہ نہیں اٹھانی چاہیے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ (سورۃ الحجر: 87-88)

اور بلاشبہ یقیناً ہم نے تجھے بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں اور بہت عظمت والا قرآن عطا کیا

ہے۔اپنی آنکھیں اس چیز کی طرف ہرگز نہ اٹھا جس کے ساتھ ہم نے ان کے مختلف قسم کے لوگوں کو فائدہ دیا ہے اور نہ ان پر غم کر اور اپنا بازو مومنوں کے لیے جھکا دے۔

گستاخان رسول سے نمٹنے کا اعلان:

سورت کے آغاز میں ان لوگوں کا تذکرہ کیا تھا، جو اللہ کے رسول کا مذاق اڑاتے ہیں، پہلے انھیں سابقہ اقوام کی تباہی کی مثالیں دے کر سمجھایا، اور آخر پر فرمایا:

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ (سورة الحجر :94۔95)

پس اس کا صاف اعلان کر دے جس کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لے۔ بے شک ہم تجھے مذاق اڑانے والوں کے مقابلے میں کافی ہیں۔

سورۃ النحل

سورۃ النحل مکی سورت ہے، جو رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی کے آخری دور میں نازل ہوئی۔ جب کافر مسلمانوں پر بے تحاشا سختیاں اور انتہا کا ظلم کر رہے تھے، حتیٰ کہ بعض مسلمان ان کے ظلم کے سامنے بے بس اور مجبور ہو کر زبان سے کلمہ کفر نکال چکے تھے۔

○اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا تذکرہ کیا کہ سب نعمتیں اللہ ہی کی عطا کردہ ہیں، جن کی بنیاد پر تم اتراتے ہو، اور اللہ ہی کے پیغام کو جھٹلا رہے ہو۔

اللہ تعالیٰ کی خالقیت کے دلائل:

اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا:

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (سورة النحل: 3)

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ وہ اس سے بہت بلند ہے جو وہ شریک بناتے ہیں۔

○اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک نطفہ سے تخلیق کیا۔لیکن تعجب ہے کہ انسان اپنے خالق کے سامنے جھگڑا کرنے لگا ہے۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ(سورة النحل:4)

اس نے انسان کو ایک قطرے سے پیدا کیا، پھر اچانک وہ کھلم کھلا جھگڑنے والا ہے۔

○اللہ تعالیٰ نے تمہاری سہولت کے لیے کئی قسم کے جانور پیدا کئے۔

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (سورة النحل: 5۔8)

اور چوپائے، اس نے انھیں پیدا کیا، تمھارے لیے ان میں گرمی حاصل کرنے کا سامان اور بہت سے فائدے ہیں اور انھی سے تم کھاتے ہو۔ اور تمھارے لیے ان میں ایک جمال ہے، جب تم شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب صبح چرانے کو لے جاتے ہو۔ اور وہ تمھارے بوجھ اس شہر تک اٹھا کر لے جاتے ہیں جس میں تم کبھی پہنچنے والے نہ تھے، مگر جانوں کی مشقت کے ساتھ، بے شک تمھارا رب یقیناً بہت نرمی کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے، تاکہ تم ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے، اور وہ پیدا کرے گا جو تم نہیں جانتے۔

- آخری جملہ سے مراد آج کل کی جدید سواریاں موٹر گاڑیاں اور ہوائی جہاز ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پانی نازل کیا، پھر اس سے طرح طرح کی کھیتیاں اگائیں۔

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (سورة النحل: 10۔11)

وہی ہے جس نے آسمان سے کچھ پانی اتارا، تمھارے لیے اسی سے پینا ہے اور اسی سے پودے ہیں جن میں تم چراتے ہو۔ وہ تمھارے لیے اس کے ساتھ کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے۔ بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بڑی نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

- اللہ تعالیٰ نے دن رات بنائے، آسمان میں سورج، چاند اور ستارے تخلیق کئے اور زمین پر رنگ برنگی چیزیں تخلیق کیں۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَوَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ (سورة النحل: 12۔13)

اور اس نے تمھاری خاطر رات اور دن اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا اور ستارے اس کے حکم کے ساتھ مسخر ہیں۔ بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو سمجھتے ہیں۔ اور جو کچھ اس نے

تمھارے لیے زمین میں پھیلا دیا ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں، بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے یقینا بڑی نشانی ہے جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

- سمندر بنائے، اوراس میں ہزار ہا قسم کی مخلوقات بنائیں، اس سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو، اور رنگا رنگ کے موتی اور جواہرات بطور زینت اختیار کرتے ہو۔ اوراس میں کشتیاں چلا کر سفر کرتے اور سامان منتقل کرتے ہو۔

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (سورة النحل: 14)

اور وہی ہے جس نے سمندر کو مسخر کر دیا، تا کہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ اوراس سے زینت کی چیزیں نکالو، جنھیں تم پہنتے ہو۔ اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے، اس میں پانی کو چیرتی چلی جانے والی ہیں اور تا کہ تم اس کا کچھ فضل تلاش کرو اور تا کہ تم شکر کرو۔

- نعمتیں گنوانے کے بعد فرمایا:

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَوَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (سورة النحل:18-24)

اور اگر تم اللہ کی نعمت شمار کرو تو اسے شمار نہ کر پاؤ گے۔ بے شک اللہ یقینا بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔ اور وہ لوگ جنھیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔ مردے ہیں، زندہ نہیں ہیں اور وہ نہیں جانتے کب اٹھائے جائیں گے۔ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، پس وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل انکار کرنے والے ہیں اور وہ بہت تکبر کرنے والے ہیں۔ کوئی شک نہیں کہ یقینا اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ بے شک وہ تکبر کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے تمھارے رب نے کیا چیز اتاری ہے؟ تو کہتے ہیں پہلے لوگوں کی بے اصل کہانیاں ہیں۔

اللہ کی ناشکری کرنے اور دعوت دین کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو تنبیہ:

اللہ کی ناشکری کرنے اور دعوت دین کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ إِنْ تَحْرِصْ عَلَى هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ (سورة النحل: 36_37)

اور بلاشبہ یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو، پھر ان میں سے کچھ وہ تھے جنھیں اللہ نے ہدایت دی اور ان میں سے کچھ وہ تھے جن پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ پس زمین میں چلو پھرو، پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ اگر تو ان کی ہدایت کی حرص کرے تو بے شک اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جسے وہ گمراہ کر دے اور نہ کوئی ان کی مدد کرنے والے ہیں۔

○مزید فرمایا:

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ (سورة النحل: 45_47)

تو کیا وہ لوگ جنھوں نے بری تدبیریں کی ہیں، اس سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسا دے، یا ان پر عذاب آ جائے جہاں سے وہ سوچتے نہ ہوں۔ یا وہ انھیں ان کے چلنے پھرنے کے دوران پکڑ لے۔ سو وہ کسی طرح عاجز کرنے والے نہیں۔ یا وہ انھیں خوفزدہ ہونے پر پکڑ لے۔ پس بے شک تمھارا رب یقیناً بہت نرمی کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔

کائنات کی ہر چیز اللہ کو سجدہ کر رہی ہے:

جو انسان تکبر اور گھمنڈ میں پڑ کر اللہ کو سجدہ کرنے سے انکاری ہیں، انھیں دیکھنا چاہئے کہ کائنات کی ہر چیز اللہ کو سجدہ کر رہی ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (سورة النحل: 48_50)

اور کیا انھوں نے اس کو نہیں دیکھا جسے اللہ نے پیدا کیا ہے، جو بھی چیز ہو کہ اس کے سائے دائیں طرف

سے اور بائیں طرفوں سے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے ڈھلتے ہیں، اس حال میں کہ وہ عاجز ہیں۔ اور اللہ ہی کے لیے سجدہ کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، کوئی بھی چلنے والا (جانور) ہو اور فرشتے بھی اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ وہ اپنے رب سے، جو ان کے اوپر ہے، ڈرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں جو انھیں حکم دیا جاتا ہے۔

دودھ اور شہد کی نعمتیں:

اللہ تعالیٰ نے دودھ اور شہد کی نعمتوں کو بطور خاص ذکر کیا۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (سورة النحل:66.69)

اور بلاشبہ تمھارے لیے چوپاؤں میں یقیناً بڑی عبرت ہے، ہم ان چیزوں میں سے جو ان کے پیٹوں میں ہیں، گوبر اور خون کے درمیان سے تمھیں خالص دودھ پلاتے ہیں، جو پینے والوں کے لیے حلق سے آسانی سے اتر جانے والا ہے۔ اور کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں سے بھی، جس سے تم نشہ آور چیز اور اچھا رزق بناتے ہو۔ بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً ایک نشانی ہے جو سمجھتے ہیں۔ اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ کچھ پہاڑوں میں سے گھر بنا اور کچھ درختوں میں سے اور کچھ اس میں سے جو لوگ چھپر بناتے ہیں۔ پھر ہر قسم کے پھلوں سے کھا، پھر اپنے رب کے راستوں پر چل جو مسخر کیے ہوئے ہیں۔ ان کے پیٹوں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہیں، اس میں لوگوں کے لیے ایک قسم کی شفا ہے۔ بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً ایک نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

غلام اور نوکر کی مثال سے توحید سمجھنا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ (سورۃالنحل:71)

اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فوقیت بخشی ہے، پس وہ لوگ جنھیں فوقیت دی گئی ہے کسی

صورت اپنا رزق ان (غلاموں) پر لوٹانے والے نہیں جن کے مالک ان کے دائیں ہاتھ ہیں کہ وہ اس میں برابر ہو جائیں، تو کیا وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔

تم میں سے کوئی شخص اپنا مال اپنے غلام اور نوکر دے کر اپنے برابر کھڑا نہیں کرتا، تو تم نے یہ کیسے سمجھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیارات اپنی مخلوق کو دے کر اسے اپنے برابر کر دیا ہے۔ تمھاری حالت یہ ہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر اللہ کی مخلوق کو پوجتے ہو۔ دراصل تم اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہو۔

بیوی بچے، پوتے اور نواسے کی نعمت:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ (سورة النحل:72-73)

اور اللہ نے تمھارے لیے خود تمھی میں سے بیویاں بنائیں اور تمھارے لیے تمھاری بیویوں سے بیٹے اور پوتے بنائے اور تمھیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا تو کیا وہ باطل کو مانتے ہیں اور اللہ کی نعمت کا وہ انکار کرتے ہیں۔ اور وہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انھیں آسمانوں اور زمین سے کچھ بھی رزق دینے کے مالک ہیں اور نہ وہ طاقت رکھتے ہیں۔

اسلام کا خلاصہ:

اللہ تعالیٰ نے ایک آیت میں اسلام کے تمام اعمال کا خلاصہ کے طور پر چھ 6 چیزوں کا تذکرہ کیا۔ تین چیزوں کا حکم اور تین چیزوں سے منع کیا گیا ہے۔ جس نے ان پر عمل کر لیا اس نے گویا تمام دین کو اپنا لیا۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (سورة النحل:90)

بے شک اللہ عدل اور احسان اور قرابت والے کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

ایک پاگل عورت کی مثال:

کہتے مدینہ میں ایک عورت تھی، جو ذہنی طور پر معذور تھی، چرخے پر سوت کاتتی، پھر اسے ڈبل کرتی، اور پھر چھری سے کاٹ کر پھینک دی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَى مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (سورة النحل:92)

اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا، تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان فریب کا ذریعہ بناتے ہو، اس لیے کہ ایک جماعت دوسری جماعت سے بڑھی ہوئی ہو، اللہ تو تمھیں اس کے ساتھ صرف آزماتا ہے اور یقیناً قیامت کے دن وہ تمھارے لیے ضرور واضح کرے گا جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

ایسے بہت سارے گناہ ایسے ہیں جو نیک اعمال کو ضائع کر دیتے ہیں، اس لیے اس آیت میں فرمایا کہ انسان کی اصل کامیابی محض نیک عمل کرنا نہیں، بلکہ عمل کرنے کے بعد اس کی حفاظت کرنا ہے۔

ایک ناشکری کی نتیجہ:

سورت کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ ہو رہا ہے، ان کے استعمال کے بعد اللہ کا شکر کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور ناشکری سے سختی سے روکا گیا ہے۔ آخر میں ایک ناشکری قوم کے انجام کی مثال دے کر ناشکری سے ڈرایا گیا ہے۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (سورة النحل: 112

اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان کی جو امن والی، اطمینان والی تھی، اس کے پاس اس کا رزق کھلا ہر جگہ سے آتا تھا، تو اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اسے بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا، اس کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔

مجبوراً کلمہ کفر منہ سے نکالنا:

اگر مسلمان پر ایسا وقت آجائے کہ اسے کفریہ کلمہ کہنے پر مجبور کیا جائے اور نہ کہنے کی صورت میں اس کی جان، یا عزت کا خطرہ ہو، تو اسے کفریہ کلمہ کہنے کی اجازت ہے۔

○ مکہ کے مشرکین نے جب سیدنا یاسر رضی اللہ عنہ، ان کی بیوی سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کو شہید کر دیا، پھر ان کے بیٹے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر والدین کی نعشوں کے سامنے کھڑا کر کے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرو، ورنہ تمہارا بھی یہی حشر کریں گے۔ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے ان سے جان چھڑانے کے لیے جو وہ کہلانا چاہتے تھے، کہہ دیا۔

انھوں نے چھوڑ دیا، تو بھاگتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلسل روئے جارہے تھے کہ اللہ کے رسول میں نے ان سے بچنے کے لیے کفر یہ کلمہ کہا، دل سے نہیں کہا، اب میرا کیا بنے گا، تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (سورة النحل:106)

اوراس کی وجہ سے جو تمھاری زبانیں جھوٹ کہتی ہیں، مت کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، تا کہ اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پاتے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام شکر والوں کے لیے نمونہ ہیں:

اس سورت میں اللہ کی نعمتوں اور ان پر شکر ادا کرنے کا تذکرہ ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے شکر ادا کرنے والوں کے لیے ابراہیم علیہ السلام کو بطور سنبل اور نمونہ بنا کر پیش کیا۔ فرمایا:

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (سورة النحل:120-123)

بے شک ابراہیم ایک امت تھا، اللہ کا فرماں بردار، ایک اللہ کی طرف ہو جانے والا اور وہ مشرکوں سے نہ تھا۔ اس کی نعمتوں کا شکر کرنے والا۔ اس نے اسے چن لیا اور اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی۔ اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی اور بے شک وہ آخرت میں بھی یقیناً نیک لوگوں سے ہے۔ پھر ہم نے تیری طرف وحی کی کہ ابراہیم کی ملت کی پیروی کر، جو ایک اللہ کی طرف ہو جانے والا تھا اور مشرکوں سے نہ تھا۔

رسول اللہ ﷺ کو نصیحت:

اللہ تعالیٰ نے جناب محمد ﷺ کو بتایا کہ مخالفین، ان کی سازشوں اور ان کے ظلم وستم کے مقابلے میں آپ کا کردار کیسا ہونا چاہیے۔

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا

يَمْكُرُونَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ (سورة النحل:125۔128)

اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلا اور ان سے اس طریقے کے ساتھ بحث کر جو سب سے اچھا ہے۔ بے شک تیرا رب ہی زیادہ جاننے والا ہے جو اس کے راستے سے گمراہ ہوا اور وہی ہدایت پانے والوں کو زیادہ جاننے والا ہے۔ اور اگر تم بدلہ لو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی تمھیں تکلیف دی گئی ہے اور بلاشبہ اگر تم صبر کرو تو یقیناً وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے۔ اور صبر کر اور نہیں تیرا صبر مگر اللہ کے ساتھ اور ان پر غم نہ کر اور نہ کسی تنگی میں مبتلا ہو، اس سے جو وہ تدبیریں کرتے ہیں۔ بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈر گئے اور ان لوگوں کے جو نیکی کرنے والے ہیں۔

❀❀❀❀❀❀

رائٹر
الشیخ عبدالرحمن عزیز
03084131740
ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی 03086222418
حافظ عثمان بن خالد مرجالوی 03036604440
حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی 03086222416